مولای صل وسلم دائما ابدا ۔ علی حبیبک خیر الخلق کلہم

درس حدیث

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

لوگوں نے اسلام جبر سے نہیں بلکہ خوشی سے قبول کیا

(درسِ حدیث نمبر ۲۵ ۱۸؍ربیع الاول ۱۴۰۲ھ/ ۱۵؍جنوری ۱۹۸۲ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھڑسوار صحابۂ کرامؓ کا دستہ بھیجا وہ جس کام گئے تھے اُس میں کامیاب ہوئے لیکن ایک چیز اور ذکر کی گئی ہے اس کے علاوہ کہ وہ ایک شخص کو پکڑ لائے، وہ بنی حنیفہ کا آدمی تھا اُس کا نام تھا ثُمَامَۃُ بْنِ اُثَالْ ، یہ معمولی آدمی نہیں تھا بلکہ سَیِّدُ اھلِ الیَمَامَۃِ سردار تھا یمامہ والوں کا، کسی طرح موقع مل گیا یہ ان کے ہاتھ لگ گیا اور اس کو پکڑ کے وہ لے آئے ! لا کے قید کر دیا اور قید جو کیا ہے وہ بھی الگ قید خانہ بنا ہوا نہیں تھا اُس وقت تک تو مسجد میں باندھ دیا ستون سے ! !

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ان سے باتیں کیں، پوچھا کیا رائے ہے تمہاری، کیا حال ہے تمہارا ؟ اُنہوں نے کہا عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ میرے پاس کوئی برائی نہیں ہے ٹھیک ہی بات ہے، بہتری ہے، پر ہر ملاقات پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے ہیں تو اُس نے یہ جملہ استعمال کیا ہے اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ اگر آپ مجھے ماریں گے تو بڑے قیمتی خون کے آدمی کو ماریں گے کیونکہ سردار تھے وَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ اور اگر انعام کریں گے یعنی نہ ماریں گے تو پھر یہ ہے کہ میں شکر گزار رہوں گا تیسری صورت یہ ہے کہ آپ روپیہ لے لیں اور چھوڑ دیں وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْہُ مَا شِئْتَ

جو آپ کو چاہیے وہ میں مہیا کروں گا، جتنا آپ چاہیں میرا "فِدَاءْ" آزاد کرنے کا، چھوڑنے کا بدلہ وہ میں دُوں گا ! تو رسول اللہ ﷺ نے یہ باتیں سنیں اور تشریف لے گئے !

اگلے دن پھر اسی طرح سے گفتگو ہوئی، پھر اُس نے یہی جواب دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اُسے اسی حال پر چھوڑے رکھا یعنی قید ہی میں !

تیسرے دن پھر دریافت کیا پھر اُس نے یہی جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ ان کو چھوڑ دو ایسے ہی یعنی ان سے نہ کچھ لیا جائے، نہ انہیں جان سے مارا جائے بلکہ انہیں چھوڑ دیا جائے، یہ رائے ہوئی جناب رسول اللہ ﷺ کی !

اسلام جبر سے نہیں پھیلا :

وہ چلے گئے قریب میں کھجور کا باغ تھا اُس میں پانی بھی تھا وہاں غسل کیا (اور واپس) مسجد میں آئے اور پھر مسلمان ہو گئے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ان سے بعد میں لوگوں نے پوچھا تھا کہ جب تم نے مسلمان ہونا تھا تو اُسی وقت کیوں نہیں ہو گئے تو اُنہوں نے کہا کہ میں اس لیے مسلمان نہیں ہوا تھا کہ لوگ یہ کہتے کہ ڈر میں مسلمان ہو گیا، بعد میں میں آیا ہوں اور اپنی خوشی سے آیا ہوں تو اَب یہ بات کوئی نہیں کہنے کا !

اور وہ (رسول اللہ ﷺ کے بارے میں) عرض کرنے لگے کہ دُنیا میں مجھے یہ سب سے زیادہ مبغوض تھے، ناپسند تھے، ان سے مجھے عداوت تھی، خود رسول اللہ ﷺ سے وہ کہہ رہے ہیں لیکن اب مجھے سب سے زیادہ آپ محبوب ہیں !

اور کوئی دین اتنا ناپسند اور مبغوص نہیں تھا جتنا آپ کا دین مگر اب سب سے زیادہ محبوب آپ کا دین ہے !

اور کوئی جگہ کوئی شہر اِس سے زیادہ برا نہیں لگتا تھا جتنا آپ کا شہر مگر (اب) یہ سب سے زیادہ مجھے محبوب ہے !

بے وجہ کسی کو گرفتار نہیں کیا جا سکتا :

تو پہلے تو لڑتے رہے ہیں ان کی جنگ چھڑی ہوئی تھی، جنگ کی حالت میں ہی گرفتاریاں

ہوا کرتی ہیں اسلام میں، ویسے نہیں، زبردستی نہیں کوئی گرفتار کر سکتا کسی کو، بلکہ بہت سخت سزا آئی ہے نہایت عذاب آیا ہے، اگر کوئی کسی کو ویسے ہی پکڑ کے غلام بنالے تو یہ ٹھیک نہیں، اس کا بہت بڑا عذاب آیا ہے ! اور اُس زمانے میں لڑائی میں ایک دوسرے کو قید کر لیتے تھے اور گرفتار کرنے کے بعد غلام بنا لیتے تھے بیچ دیتے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کو ویسے ہی چھوڑ دیا ! !

متاثر ہونے کی وجوہات :

تو بات یہ ہے کہ اتنے دنوں انہوں نے دیکھا مسجد میں کہ مسلمان آتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، خدا کی یاد کرتے ہیں، آپس میں محبت ہے، تعلق ہے، سچ بولتے ہیں اور کوئی تفاوت ان میں نہیں ہے، بڑے چھوٹے سب برابر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے معاملات، انصاف اور عبادات دونوں چیزیں سامنے آگئیں اس کی وجہ سے طبیعت میں یہ اِنقلاب آیا اور رسول اللہ ﷺ کی شاید یہی حکمت ہو اِس میں ! ہوتا تو وہ تھا جو اللہ کی طرف سے قلبِ مبارک میں ڈالا جاتا مگر اِس میں شاید یہ حکمت بھی ہو کہ ایک دن نہیں بلکہ دو دن بلکہ تین دن اتنی گویا غذا اُنہیں پہنچنی چاہیے کہ اُن کے دل سے نفرت ہٹ جائے اور ساری چیزیں ٹھیک ہو جائیں اور جو جو شکوک اور شبہات (ہیں، وہ ختم ہو جائیں)

عمرہ کے لیے جانا اور اہلِ مکہ سے مکالمہ :

پھر وہ کہنے لگے وَاِنَّ خَیْلَکَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ آپ کے یہ جو گھڑسوار ہیں جو مجھے گرفتار کر کے لائے ہیں تو اُنہوں نے جب پکڑا مجھے تو میں عمرے کے لیے روانہ ہو رہا تھا، تو مجھے بتلائیے کہ کیا کروں میں اب ؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بشارت دی اچھے کلمات ان کے لیے استعمال فرمائے اور یہ فرمایا کہ جاؤ عمرہ کرلو ! اب یہ گئے عمرے کے لیے تو اُس وقت تک تو مکہ فتح نہیں ہوا تھا، یہ اپنے (قبیلہ اور) علاقے کے زور پر چلے گئے کیونکہ یہ اپنے علاقے کے سردار تھے !

لوگوں میں سے ایک بولنے لگا اَصَبَوْتَ آپ اپنے دین سے نکل گئے ؟ کیونکہ اُن کا جو پرانا (دین) تھا وہ بت پرستی کا تھا، تو اُنہوں نے کہا کہ دین سے نکل گئے ؟ قَالَ لَا . اُنہوں نے کہا کہ دین سے نہیں نکلا بلکہ اسلام میں داخل ہو گیا وَلٰکِنِّیْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سیاسی دھمکی :

اور پھر اُنہوں نے ایک دباؤ بھی دیا سیاسی اور دینی قوت کا، کہنے لگے کہ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ [1] اب تمہارے پاس ایک دانہ بھی گیہوں کا نہیں آئے گا ہمارے علاقے میں سے حتی کہ رسول اللہ ﷺ اجازت دیں، وہ اجازت دیں گے تو ہم بھیجیں گے تمہیں ورنہ تمہارے پاس گیہوں بھی نہیں سپلائی کیا کریں گے، کسی اور کے ہاتھ بیچ دیں گے ! ! گویا رسول اللہ ﷺ کی عظمت ذہن نشین کرائی تاکہ آگے کو گستاخی اُن کے ذہن سے نکلے اور ان کی جو بڑائی اور تکبر ہے اُس کو زِک پہنچے اُس میں کمی آئے ! اس بناء پر اُنہوں نے یہ جملہ بھی کہہ دیا ساتھ ہی کہ تم یہ سمجھو اب کہ وہ علاقہ جو ہے وہ رسول اللہ ﷺ کا ہو گیا تاکہ یہ سوچیں اور رسول اللہ ﷺ کی بات سنیں اسلام کی طرف مائل ہوں ! یہی طریقے ہیں، پہلے آدمی مائل ہوتا ہے پھر بات سنتا ہے پھر اَثر ہوتا ہے تو جنابِ رسول اللہ ﷺ کا دین پھیلانا اور تبلیغ فرمانا اُس کے مختلف طریقے رہے ہیں مگر تبلیغ زیادہ پیشِ نظر رہی ہے، خون ریزی بہت کم ہے ! ! !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام پر استقامت نصیب فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعا..............................

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ اپریل ۱۹۹۵)

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ
کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین و دروس جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے اور سنے جا سکتے ہیں
http://www.jamiamadniajadeed.org

[1] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجهاد رقم الحدیث ۳۹۶۴